مولانا عبد القیوم حقانی

تعارف وتبصرۂ کتب

امانی الاحبار شرح معانی الآثار از مولانا محمد یوسف کاندھلوی۔ چہار جلد، عمدہ آفسٹ کاغذ، عمدہ طباعت مضبوط جلد بندی۔ قیمت مکمل سیٹ ۲۴۰ روپے۔ ناشر۔ ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان

اللہ تعالیٰ نے علوم نبوت کی حفاظت وترویج، تحقیق وتشریح، اشاعت وتبلیغ اور خدمت وتدریس کا جو کام اس صدی میں اکابر علماء دیوبند سے لیا ہے بظاہر اس قرن میں اس کا تصور بھی مشکل تھا۔ اکابر علماء دیوبند نے حدیث کی اہم کتابوں پر عربی، اردو حاشئے اور شروحات لکھے۔ علامہ انور شاہ کشمیریؒ کی فیض الباری عرف شذی۔ مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ کی بذل المجہود، مولانا محمد ادریس کاندھلوی کی التعلیق الصبیح اور سیرت المصطفیٰ۔ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کی لامع الدراری، الکوکب الدری، اوجز المسالک اور تقریرات بخاری، علامہ انور شاہ اور علماء دیوبند کے درسی افادات کا گرانقدر مجموعہ انوار الباری۔ مولانا بدر عالم میرٹھیؒ کی ترجمان السنۃ۔ مولانا محمد یوسف بنوریؒ کی معارف السنن۔ مولانا ظفر احمد تھانویؒ کی اعلاء السنن، مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کی فتح الملہم اور فضل الباری شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ کی حقائق السنن شرح جامع السنن للترمذی۔

اس کی زندہ وجاوید اور غیر فانی مثالیں ہیں اور پیش نظر کتاب "امانی الاحبار" تو علوم نبوت کی شرح وتوضیح کا لازوال شاہکار ہے۔ جو مولانا محمد یوسف کاندھلوی کی تالیف لطیف ہے۔ بقول شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنیؒ کے "امام طحاوی کی "شرح معانی الآثار" حدیث کے فن میں ہائیکورٹ کا درجہ رکھتی ہے۔ امانی الاحبار اسی کتاب کی تفصیل وتوضیح ہے۔ علم حدیث اور امانی الاحبار سے شغف رکھنے والے علماء جانتے ہیں کہ مؤلف نے جب اس کے لکھنے کا فیصلہ کر لیا تو اس نے اپنے پر اس کی تصنیف وتالیف اور تکمیل کا حال طاری کر دیا۔ اور ان کا مشغلہ اور ان کا ذوق، ان کی فکر۔ ان کی سوچ ان کا ہمہ وقت کام اور ان کی ترجیحی ضرورت ان کی فراغت اور ان کی مصروفیت بس یہی مشغلہ تھا۔ ان دنوں ان کا ذوق وہی تھا جو ان کے مربی واستاد شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کا تھا۔ اور اس میں کامیاب رہے۔ حتیٰ کہ فن حدیث کی معرکۃ الآرا کتاب "الامانی الاحبار" کے لکھنے میں وہ کامیاب ہو گئے۔

جس کے شروع میں ۸۰ صفحات پر مشتمل دو ابواب میں وقیع مقدمہ ہے۔ پہلے باب میں ۱۶ فائدے اور دوسرے باب میں دو فائدے مذکور ہیں۔ پہلے باب کے فوائد میں امام طحاوی اور ان کی کتاب کے متعلق تفصیلی کلام کیا گیا ہے۔ دوسرے